بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف   مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 09۔ ماہ نبوت 1394 ہجری شمسی بمطابق نومبر 2015ء

قرآن کریم

قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡہُ یَعۡلَمۡہُ اللّٰہُ ؕ وَ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (ال عمران: ۳۰)

ترجمہ: ”تو کہہ دے خواہ تم اسے چھپاؤ جو تمہارے سینوں میں ہے یا اسے ظاہر کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور وہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔“

(ترجمہ از. حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث مبارکہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنۡظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمۡ وَاَمۡوَالِکُمۡ، وَلٰکِنۡ یَنۡظُرُ اِلٰی قُلُوۡبِکُمۡ وَ اَعۡمَالِکُمۡ.

یقیناً اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے

(مسلم. کتاب البر والصلۃ والآداب. باب تحریم ظلم المسلم و خذلہ....)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جن کی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو نہ پہلے امر کی طرف۔ اگر میں جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس نے طے کرنے ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں جو اس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ منجملہ اس کے وعدوں کے ایک یہ بھی ہے، جو فرمایا:

وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ (ال عمران: ۵۶)

یہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو میرے منکروں اور میرے مخالفوں پر غلبہ دے گا۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں سے ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقش قدم پر چلے، اس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔ اس سے مجھے تسلی ملتی اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ ایسی جماعت نہ ہوگی۔ نہیں جماعت تو ضرور ہوگی اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ ایسے لوگ ضرور ہوں گے۔ مگر غم اس بات کا ہے کہ ابھی جماعت کچی ہے اور پیغام موت آ رہا ہے۔ گویا جماعت کی حالت اس بچہ کی سی ہے جس نے ابھی دو چار روز دُودھ پیا ہو اور اس کی ماں مر جائے۔

بہر حال خدا تعالیٰ کے وعدوں پر میری نظر ہے اور وہ خدا ہی ہے جو میری تسکین اور تسلی کا باعث ہے۔ ایسی حالت میں کہ جماعت کمزور اور بہت کچھ تربیت کی محتاج ہے۔ یہ ضروری امر ہے کہ میں تمہیں توجہ دلاؤں کہ تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو۔ اور اسی کو مقدم کر لو اور اپنے لئے آنحضرت ﷺ کی پاک جماعت کو ایک نمونہ سمجھو ان کے نقش قدم پر چلو۔۔۔ وہ ایک ایسی صادق جماعت تھی جو اپنے ایمان قوی کے لحاظ سے جان فدا کرنے میں بھی دریغ نہ کرتی تھی بلکہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ اس کی نظیر مل سکتی ہی نہیں۔ جب ہم دوسری قوموں کا ان سے مقابلہ کرتے ہیں تو ان کی عظمت اور شوکت کا اور بھی دل پر اثر ہوتا ہے۔ اور جس قدر غور کرتے جاویں آپؐ کے مراتب اور مدارج پر حیرت ہوتی ہے کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے کیسی قوتِ قدسی عنایت فرمائی تھی اور اس میں ایسی تاثیر اور طاقت رکھی تھی کہ صحابہؓ جیسی جاں نثار قوم آپؐ نے تیار کی۔ آپؐ ایسی قوم چھوڑ گئے تھے جو خالص خدا ہی کے لئے قدم اٹھانے والی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے سرگرم اور تیار تھے اور اس راہ میں انہیں جان دے کر ایسی خوشی ہوتی تھی کہ آجکل کے دنیا داروں کو کسی مقدمہ کی فتح سے بھی وہ خوشی نہیں ہو سکتی۔ وہ بالکل خدا ہی کے لئے ہو گئے تھے ایسی زبردست اور بے مثل تبدیلی کوئی نبی اپنی قوم میں پیدا نہیں کر سکا۔“

(ملفوظات جلد چہارم 596.597۔ ایڈیشن 2003۔ انڈیا)

مشعلِ راہ

ہم نے دنیا کی بھلائی اور بہتری اور خیر خواہی کے لئے ان کو خدا تک پہنچنے کے صحیح راستے دکھانے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو بھلائی کی طرف بلانا اور ہر ایک کی بھلائی چاہنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اور احسان کرتے ہوئے مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ صرف امن سے رہنا ہی ہمارا کام نہیں ہے۔ کسی برے کام سے رکنا ہی ہمارا کام نہیں۔ فسادوں سے دور رہنا ہی ہمارا کام نہیں بلکہ دنیا میں امن کا قیام اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی ہمارا کام ہے۔ دنیا کو برائیوں سے روکنے کی کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے۔ دنیا کو فسادوں سے دور رکھنے اور بچانے کی کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے کیونکہ یہ کام مسیح موعودؑ کے کاموں میں شامل ہے۔ آپ کو بھلائی اور خیر خواہی کے کام کو دوبارہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں جاری کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

پس دنیا کی یہ خیر خواہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اور خدا تعالیٰ کا حکم ہم سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم میدانِ عمل میں آئیں اور دنیا کو خیر خواہی اور بھلائی پہنچانے اور شر کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہم مسلمانوں کے بھی خیر خواہ ہیں ان کی بھلائی چاہتے ہیں اور غیر مسلموں کے بھی خیر خواہ ہیں اور ان کی بھلائی چاہتے ہیں۔ ہم عیسائیوں کے بھی خیر خواہ ہیں اور یہودیوں کے بھی، ہندوؤں کے بھی اور دوسرے مذاہب والوں کے بھی حتیٰ کہ ہم دہریوں کے بھی خیر خواہ ہیں کیونکہ ہم نے ان سب کو وہ راستہ دکھانا ہے جو انہیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہو بلکہ ہم نے ہر قسم کے جرائم میں ملوث لوگوں چوروں اور ڈاکوؤں، ظالموں سب کی خیر خواہی چاہنی ہے اس لئے کہ یہ لوگ رب العالمین کے بندے ہیں اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کی خیر خواہی چاہنی ہے اور انہیں نیکیوں پر چلنے اور برائیوں سے رکنے کے راستے دکھانے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہہ کر ہمارا میدانِ عمل بہت وسیع کر دیا ہے۔ پس ہم نے دنیا کی بھلائی اور بہتری اور خیر خواہی کے لئے ان کو خدا تک پہنچنے کے صحیح راستے دکھانے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی تلقین کرنی ہے۔ انہیں یہ بتانا ہے کہ اس زندگی کا ایک روز خاتمہ ہونے والا ہے اور پھر ہر ایک نے اپنے عمل کے مطابق جزا سزا حاصل کرنی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑو تا کہ بہتر انجام ہو۔ لیکن یہ باتیں ہم کسی کو اس وقت تک نہیں سمجھا سکتے جب تک ہم خود اپنے انجام پر نظر رکھنے والے نہ ہوں۔ پس ایک بہت بڑا کام ہے جسے فکر کے ساتھ اور اپنے جائزے لیتے ہوئے ہم نے سرانجام دینا ہے۔

اس کام کی سرانجام دہی کے دوران ہمیں مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑے گا اور کرنا پڑتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان مشکلات اور دنیا کی مخالفتوں کا ہم ہر قدم پر سامنا کرتے رہے ہیں اور یہ بات کوئی صرف ہمارے ساتھ خاص نہیں بلکہ جتنے بھی نبی آئے انہیں اور ان کے ماننے والوں کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن وہ کیونکہ محدود علاقوں اور قوموں کے لئے تھے اس لئے ان کی مخالفتیں بھی محدود تھیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ جب مبعوث ہوئے تو آپ تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی تمام دنیا نے مخالفت کی اور مخالفت کر رہی ہے اور آنحضرت ﷺ کی غلامی میں یہی کام اور دائرہ کار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ہے۔ اس لئے آپ کی مخالفت بھی ہر مذہب اور قوم والے نے کی جب آپ نے دعویٰ کیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ کہیں کم ہے کہیں زیادہ ہے اور کریں گے بھی۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا، نہ ہوگا۔ دنیا میں بیشک ایسے افراد ہیں جو جماعت احمدیہ کے امن کے کاموں کی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن مذہب کے حوالے سے جب غیر معمولی ترقی ملنی شروع ہو جائے تو من حیث القوم مخالفتوں کا سامنا ہمیں مغربی ممالک میں بھی کرنا پڑے گا یا کم از کم یہاں کے جو بھی نام نہاد مذہب پر عمل کرنے والے ہیں ان کی طرف سے مخالفتیں ہوں گے۔ اس لئے یہ کبھی نہیں سمجھنا چاہئے کہ ان پڑھے لکھے ملکوں میں ہمیشہ ہمیں خیر کا جواب خیر سے ملے گا۔۔۔

اسی طرح لا مذہب یا دہریہ مصنفین ہیں جو بڑی شدت سے اسلام کی مخالفت میں لکھتے ہیں اور جب جماعت ان کا جواب دے تو ہمیں بھی مخالفانہ جواب آتے ہیں اور جوں جوں جماعت کی تعداد بڑھے گی یہ مخالفت بھی بڑھتی جائے گی۔ لیکن انبیاء کو بھی یہ یقین ہوتا ہے کہ آخر کار غلبہ ان کو ملنا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ یقین ان میں پیدا کیا ہوتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ یقین تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ پر واضح فرمایا تھا کہ غلبہ آپ کا ہے اور اسی بنا پر ہمیں بھی یقین ہے کہ غلبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنا ہے انشاء اللہ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جھوٹے وعدوں والا نہیں ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شمار فعلی شہادتیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے۔۔۔

پس دنیا والوں کے لئے یہ وہ خیر کا نمونہ اور معیار ہے جو اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ آپ نے دنیا کی تباہی کے بجائے دنیا کی خیر چاہی کہ خدا تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ بغیر تباہی کے بھی تو ان کے دلوں کی حالت بدل سکتا ہے۔ پس ہمارا زور بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں اس بات پر ہونا چاہئے کہ لوگ تباہ ہونے سے بچ جائیں تا کہ ہمارے بھائی بن جائیں۔ اس کے لئے ہمیں دردِ دل سے دعائیں کرنے کی بھی ضرورت ہے اور کوشش کی بھی ضرورت ہے۔ ہم نے دنیا کو صحیح روحانی راستوں کی رہنمائی کر کے ان کی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 21 نومبر 2014 تا 27 نومبر 2014۔ صفحہ 6،7)

تبلیغی رپورٹ۔ عربی ڈیسک جماعت جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب۔ مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

مؤرخہ 8 اور 9 اگست بروز ہفتہ اور اتوار کاسل میں عرب نومبائعین کا دو روزہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً پچاس نئے اور پرانے عرب احمدی اور چھ اطفال نے شرکت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اجتماع بہت کامیاب رہا تمام نومبائعین بہت متاثر ہوئے جماعتی نظام کے بارہ میں تفصیل سے بات ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام آپؑ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے صحابہؓ کی اطاعت کی مثالیں پیش کی گئیں۔ نیز خلافت کی اطاعت اور مقام کے بارہ میں بھی تفصیل سے بات کرنے کا موقع ملا۔ اسی طرح جماعت میں چندوں کا نظام اور تمام نومبائعین کو چندوں میں شامل ہونے کی ترغیب دلائی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف بھی توجہ، نیز ہر نومبائع کو اپنے حلقہ احباب میں حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچانے کی بھی درخواست کی گئی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام نومبائعین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ہمیشہ جماعتی تعلیم کو اپنائیں گے اور اسے دوسروں میں رائج بھی کریں گے۔ بعض نے چندوں میں شمولیت کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ تقریباً تمام نومبائعین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس اجتماع سے ہمیں بہت فائدہ ہوا ہے۔ اصل جماعتی تعلیم، جماعت میں خلافت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کے بارہ میں اسطرح پہلے علم نہیں تھا جیسے اب ہوا ہے۔

دوسرے دن اجتماع کے اختتام پر کاسل میں ہی ایک تبلیغی میٹنگ کا بھی انعقاد ہوا۔ جس میں پچیس سے زائد عرب مہمانوں نے شرکت کی۔ میٹنگ تقریباً اڑھائی گھنٹے جاری رہی۔ جماعتی عقائد تفصیل سے پیش کرنے کا موقع ملا۔ آخر پر مہمانوں کی طرف سے سوالات کے جوابات اور جماعتی عقائد کے بارہ میں مزید جاننے کے لئے کتب بھی مہیا کی گئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً تمام مہمان جماعتی عقائد سن کر کافی متاثر ہوئے۔ اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بیعت بھی ہوئی۔

مؤرخہ 14 اور 15 اگست کو جامعہ احمدیہ جرمنی میں عرب مہمانوں کے ساتھ تبلیغی میٹنگز کرنے کا موقع ملا۔ جس میں چھ مہمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ ایک دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سے چند سوالات نکال کر لائے تھے۔ جن کا جواب بقیہ صفحہ نمبر 4

جماعت کو چار چیزوں کی طرف زور دینا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلسہ سالانہ قادیان 1946 کے موقع پر جماعت کو چار چیزوں کی طرف توجہ دینی چاہئے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’میں چند مختصر الفاظ میں جماعت کے مردوں اور عورتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہمیں اپنا نمونہ ایسا بنانے کی کوشش کرنی چاہئے جیسے خدا کے نبیوں کی جماعتوں کا نمونہ ہوتا رہا ہے اور ہونا چاہئے۔ دنیا کی نگاہیں ہم پر ہیں اور دنیا کی امیدیں بھی ہمارے ساتھ وابستہ ہیں ایک طرف دنیا اس نقطہ نگاہ سے ہمیں دیکھ رہی ہے اگر ہم میں کوئی کمزوری پائی جائے تو وہ ہم پر اعتراض کرے اور ہمارے سلسلہ کو بدنام کرے اور دوسری طرف وہ اس نقطۂ نگاہ سے ہمیں دیکھ رہی ہے کہ شاید اس کی کامیابی کے اور سارے ذرائع ناکام رہیں گے اور شاید اس کی امیدیں بھی انہی پاگلوں کے دعویٰ سے وابستہ ہیں جو آج جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ وہ ہماری کمزوریوں پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور وہ اس امید میں ہماری طرف بار بار دیکھتے بھی ہیں کہ اگر یہ حقیر اور مظلوم جماعت کامیاب ہوگئی تو ہم بچ جائیں گے اور اگر یہ جماعت تباہ ہوگئی تو ہم بھی تباہ ہو جائیں گے۔

غرض دو مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے دنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے اور ہم سے دوسرے لوگ بھی اور ہمارے اپنے بھائی بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ہم اپنی قربانیوں سے ایک طرف تو خدا تعالیٰ کے تخت کو دنیا میں قائم کریں اور دوسری طرف لوگوں کو ان مصائب سے بچائیں جو منہ کھولے کھڑے ہیں اور انہیں کھا جانے کے لئے بالکل تیار نظر آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں **سب سے پہلا اور مقدم فرض جو ایک مسلمان کا ہے وہ خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔** قرآن کریم نے عبادت کے لئے ہر جگہ اقامۃ الصلوٰۃ کے الفاظ رکھے ہیں جن میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اقامت الصلوۃ کے بغیر درحقیقت کوئی عبادت عبادت نہیں کہلا سکتی۔ جب تک نماز باجماعت ادا نہ کہ جائے سوائے اس کے کہ انسان بیمار یا معذور ہو اس وقت تک اس کی نماز اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہو سکتی، میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کی اس طرف پوری توجہ نہیں۔

پس دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اپنا پورا زور اس بات کے لئے صرف کر دیں کہ ہم میں سے ہر شخص نماز باجماعت کا پابند ہو۔ میں نے پہلے بھی چند سال ہوئے جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی اور اس پر کچھ عرصہ عمل بھی ہوا مگر پھر سستی واقع ہوگئی۔ میں نے کہا تھا کہ جہاں مسجدیں قریب ہوں وہاں مسجدوں میں نماز باجماعت ادا کی جائے اور جہاں مسجدیں نہ ہوں وہاں جماعت کے دوست محلّہ میں کسی کے گھر پر جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ لیا کریں اور جہاں اس قسم کا انتظام بھی نہ ہو سکے وہاں گھروں میں نماز باجماعت ادا کی جائے اور مرد اپنے بیوی بچوں کو پیچھے کھڑا کر کے جماعت کرا لیا کریں۔ آج میں پھر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں خصوصاً عہدیداروں کو، انہیں چاہئے کہ وہ ہر ماہ مجھے لکھتے رہا کریں کہ انہوں نے اس بارہ میں کیا کارروائی کی ہے۔

دوسری چیز جس کیطرف میں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ محنت کی عادت ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بہت سے نوجوانوں میں محنت کی عادت نہیں پائی جاتی۔ ذرا بھی محنت کا کام ان کے سامنے آجائے تو وہ گھبرا جاتے اور اپنے فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک نقص ہے جو ان میں پایا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ نظر آتا ہے کہ اگر وہ موقع آ گیا جس میں دین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنی پڑیں تو اس قسم کے لوگ خواہ اس وقت قربانی بھی کریں اس کی قربانی چنداں مفید نہیں ہوگی کیونکہ محنت سے گھبرانے والے اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے کی نسبت آرام زیادہ پسند کرتے ہیں۔ پس ہر جگہ کی جماعت کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو میں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ انصار اللہ سے مل کر ایسی کوشش کریں کہ ہر احمدی اپنے اوقات کو صحیح طور پر صرف کرنے کی عادت اپنے اندر پیدا کرے اور جو کام اس کے سپرد کیا جائے اس کے متعلق وہ کوئی بہانہ نہ بنائے۔ بہانہ بنانا ایک خطرناک چیز ہے جس سے قوم تباہ ہو جاتی ہے ہمیں یہ عادت اس سال ڈالنی چاہئے کہ جس شخص کو کسی کام پر مقرر کیا جائے اس کا فرض ہے کہ یا تو وہ کام پوری دیانتداری سے کرے یا اس کام کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کے ختم ہونے پر اس کی لاش وہاں نظر آئے۔ اس کی زبان چلتی ہوئی یہ عذر نہ کرے کہ میں فلاں وجہ سے یہ کام نہیں کر سکا۔ جب تک یہ روح ہماری جماعت کے نوجوانوں میں پیدا نہ ہو اس وقت تک وہ حقیقی قربانی پیش نہیں کر سکتے۔ اس طرح مردوں کو چاہئے کہ جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہاں لجنہ اماء اللہ قائم کریں میرے پاس بہت سی عورتوں نے شکایت کی ہے کہ مرد ان کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ بعض تو انہیں روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لجنہ کے جلسوں میں نہ جایا کرو اور بعض ایسے ہیں کہ اگر عورتیں لجنہ اماء اللہ قائم کرنا چاہیں تو وہ اس میں روک بن جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک بات ہے جب تک عورتیں بھی دین کی خدمت کے لئے مردوں کے پہلو بہ پہلو کام نہیں کرتیں اس وقت تک ہم صحیح طور پر ترقی نہیں کر سکتے۔ اسلام کی جو عمارت ہم باہر تیار کرتے ہیں اگر اس عمارت کی تیاری میں عورت ہمارے ساتھ شریک نہیں تو وہ گھر میں اس عمارت کو تباہ کر دیتی ہے۔ تم بچے کو مجلس میں اپنے ساتھ لاؤ اسے وعظ نصیحت کی باتیں سناؤ، دین کی باتیں اس کے کان میں ڈالو لیکن گھر جانے پر اگر تمہاری عورت میں وہ روح نہیں جو اسلام عورتوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ بچے سے کہے گی کہ بچے! تمہارے باپ کی عقل ماری ہوئی ہے، وہ تمہیں یونہی مسجدوں میں لئے پھرتا ہے، تمہاری صحت اس سے تباہ ہو جائے گی، تم ایسا نہ کیا کرو۔ باپ اپنے بچے کو اقتصادی زندگی (میانہ روی کی زندگی) بسر کرنے کی ترغیب دے تو ماں کہنے لگ جائے گی کہ بیٹا تمہارا باپ محض بخل کی وجہ سے تمہیں نصیحت کر رہا ہے اور نام اس کا دین رکھ رہا ہے ورنہ اصل وجہ یہ ہے کہ اس کا دل تمہاری ضروریات کے لے روپیہ خرچ کرنے کو نہیں چاہتا۔ تم بے شک اپنے دل کے حوصلے نکال لو میں تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دیکھو اگر کسی گھر میں ایسا ہو تو ایک ہی وقت میں دو تلواریں چل رہی ہوں گی ایک سامنے سے اور ایک پیچھے سے اور یہ لازمی بات ہے کہ جہاں دو تلواریں چل رہی ہوں وہاں امن نہیں ہو سکتا۔

پس اول ہماری جماعت کو نماز باجماعت کی پابندی کی عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ دوسرے جماعت کو خصوصیت سے اپنے فرائض کی ادائیگی کیلئے محنت کی عادت اختیار کرنی چاہئے اور جس کام کے لئے کسی کو مقرر کیا جائے اس کے متعلق وہ اس اصول کو اپنے مدنظر رکھے کہ میں نے اب پیچھے نہیں ہٹنا چاہے میری جان چلی جائے۔ جب تک اس قسم کی روح اپنے اندر پیدا نہیں کی جائے گی جماعت پوری طرح ترقی نہیں کر سکتی۔ **تیسرے ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم کی جائے اور عورتوں کی تعلیم اور ان کی اصلاح کا خیال رکھا جائے۔ چوتھے جماعت کے اندر سچائی کو قائم کیا جائے**۔ جب تک کسی قوم میں سچائی قائم رہتی ہے وہ ہارا نہیں کرتی۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں ابھی اس پہلو کے لحاظ سے بھی کمزوری پائی جاتی ہے۔ مقدمات پیش ہوتے ہیں تو ان میں گواہی دیتے وقت بعض لوگ ایسی ایچا پیچی سے کام لیتے ہیں کہ قاضی حیران رہ جاتا ہے کہ میں اس طرح فیصلہ کروں یا اس طرح۔ حالانکہ مؤمنوں کے مقدمات کا بڑی آسانی سے فیصلہ ہو جانا چاہئے۔ قرآن کریم نے ہر مؤمن کو سچائی سے کام لینے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ قرآن کریم نے تو یہاں تک کہا ہے کہ تمہیں صرف سچ سے ہی نہیں بلکہ سداد سے بھی کام لینا چاہئے یعنی تمہاری طرف سے جو بات پیش ہو وہ صرف سچی ہی نہ ہو بلکہ اس میں کسی قسم کا پیچ بھی نہ ہو۔ کئی باتیں سچی تو ہوتی ہیں مگر پیچ کے ساتھ جھوٹ بنا دی جاتی ہیں اسی لئے قرآن کریم نے صدق اور سداد دونوں سے کام لینے کی نصیحت فرمائی ہے۔۔۔‘‘

آخر پر حضور دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

’’خاص طور پر اس امر کیلئے دعائیں کی جائیں کہ جو چار باتیں میں نے اس وقت بیان کی ہیں ہماری جماعت کو اس پر قائم ہونے کی توفیق مل جائے۔ یعنی نماز باجماعت کی پابندی سوائے کسی خاص مجبوری کے یہاں تک کہ اگر گھر میں بھی فرض نماز پڑھی جائے تو اپنے بیوی بچوں کو شامل کر کے جماعت کرا لی جائے یا اگر بچے نہ ہوں تو بیوی کو ہی اپنے ساتھ کھڑا کر کے نماز باجماعت ادا کی جائے۔ دوسرے سچائی پر قیام ایسی سچائی کہ دشمن بھی اسے دیکھ کر حیران رہ جائے۔ تیسرے محنت کی عادت ایسی محنت کہ بہانہ سازی اور عذر تراشی کی روح ہماری جماعت میں سے بالکل مٹ جائے اور جس کے سپرد کوئی کام کیا جائے وہ اس کام کو پوری تن دہی سے سرانجام دے یا اسی کام میں فنا ہو جائے۔ چوتھے عورتوں کی اصلاح، ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کا قیام اور عورتوں میں دینی تعلیم پھیلانے کی کوشش۔ یہ چار چیزیں ہیں جن کے متعلق میں نے اس وقت توجہ دلائی ہے آپ لوگ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے‘‘

(جماعت کو چار چیزوں کی طرف زور دینا چاہئے۔ انوار العلوم جلد 18 صفحہ 534 تا 538)

Vol. 20 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 09
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

عدی بن حاتم کے قبول اسلام کا واقعہ

''حاتم طائی کا نام اپنی سخاوت کیوجہ سے عربوں میں ضرب المثل ہے۔ حاتم رسول اللہؐ کے زمانے سے پہلے ہی وفات پا چکا تھا۔ اس کے بیٹے عدی اپنے قبول اسلام کا دلچسپ واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کا سردار تھا اور عرب رواج کے مطابق مال غنیمت کا چوتھا حصہ وصول کرتا تھا۔ جب میں نے رسول اللہؐ کی بعثت کے بارے میں سُنا تو مجھے یہ بات سخت ناگوار گزری اور میں نے اپنے ایک غلام کو جو میری بکریاں چراتا تھا اس کام سے فارغ کر کے یہ ذمہ داری سونپی کہ جب تمہیں اس علاقے میں محمدؐ کے لشکروں کے آنے کا پتہ چلے تو مجھے اس کی اطلاع کرنا۔ ایک دن وہ میرے پاس آکر کہنے لگا کہ محمدؐ کے حملے کے وقت جو حفاظتی تدبیر تم نے کرنی ہے کرلو محمدؐ کے لشکر سر پر ہیں۔ عدی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ منگوائے۔ اپنے بیوی بچوں کو ان پر سوار کیا اور ملک شام میں اپنے ہم مذہب عیسائیوں کے پاس جا کر پناہ لی۔ اپنی ایک بہن اور دیگر رشتہ داروں کو پیچھے چھوڑ آیا۔ اس بیچاری پر یہ مصیبت گزری کہ وہ جنگ حنین میں قید ہوگئی۔ جب قیدی رسول اللہؐ کے پاس آئے اور حضورؐ کو پتہ چلا کہ میں ملک شام کو بھاگ گیا ہوں تو آپؐ نے میری بہن کے ساتھ بہت احسان کا سلوک کیا۔ اسے پوشاک، سواری اور اخراجات کے لئے رقم عنایت فرمائی۔ وہ مجھے ڈھونڈتی ہوئی ملک شام آنکلی۔ مجھے کوسنے لگی کہ تم بہت ظالم اور قطع رحمی کرنے والے ہو۔ میں نے نادم ہوکر معذرت کی۔ وہ بہت دانا خاتون تھی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اس شخص (محمدؐ) کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ میری مانو تو جتنا جلدی ممکن ہے ان سے جا کر ملاقات کرو۔ اگر تو وہ نبی ہیں تو تمہارا ان کے پاس جلد جانا باعث فضیلت ہے اور اگر وہ بادشاہ ہیں تو بھی تمہیں ان کا قرب ہی نصیب ہوگا۔ میں نے سوچا کہ یہ مشورہ تو بہت عمدہ ہے۔ اس طرح عدی کی بہن نے اپنے مسلمان ہونے کا ذکر کئے بغیر حکمت عملی سے انہیں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے آمادہ کرلیا۔ عدی کہتے ہیں میں مدینے پہنچا اور اپنا تعارف کروایا تو حضورؐ مجھے اپنے گھر لے کر جانے لگے۔ راستے میں ایک بوڑھی عورت آپؐ سے ملی، اس نے آپؐ کو روک لیا۔ آپؐ دیر تک کھڑے اس کی بات سنتے رہے۔ میں نے دل میں کہا یہ شخص بادشاہ تو نہیں لگتا۔ پھر جب حضورؐ کے گھر پہنچا تو وہاں ایک گدیلا پڑا تھا جس کے اندر کھجور کی شاخیں بھری تھیں۔ حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے اُسے بچھا کر مجھے بیٹھنے کیلئے فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ آپؐ اس پر تشریف رکھیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں اس پر تو آپ ہی بیٹھو گے اور رسول اللہؐ خود زمین پر بیٹھ رہے۔ میں نے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ تو بادشاہوں والی باتیں نہیں۔ پھر حضورؐ مجھے بار بار یہی فرماتے رہے کہ عدی تم اسلام قبول کرلو امن میں آجاؤ گے۔ میں نے عرض کیا کہ میں پہلے سے ایک دین پر قائم ہوں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے تمہارے دین کا تم سے زیادہ پتہ ہے۔ میں نے تعجب سے پوچھا مجھ سے زیادہ؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم فلاں عیسائی فرقہ سے ہونا! میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تم عرب سرداروں کے قدیم دستور کے مطابق مالِ غنیمت کا چوتھا حصہ بھی وصول کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں پتہ ہے تمہارے دین کے مطابق یہ طریق جائز نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا جی حضور۔ یہ سن کر میں نے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ تو اللہ کی طرف سے بھیجا گیا نبی معلوم ہوتا ہے جو ایسا علم رکھتا ہے۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا اے عدی! تمہیں اس دین میں داخل ہونے میں یہی روک ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ اس کی پیروی کمزور اور غریب لوگوں نے کی ہے جنہیں سارے عرب نے دھتکار دیا ہے۔ خدا کی قسم! ان لوگوں میں مال کی بھی بڑی کثرت ہوگی یہاں تک کہ مال لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔ پھر فرمایا تمہارے اس مذہب کے قبول کرنے میں دوسری روک یہ ہوسکتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے اور دشمن زیادہ تو سنو! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ دین غالب آئے گا اور ایک شتر سوار عورت تنہا عرب کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک بے خوف و خطر سفر کرے گی اور بیت اللہ آکر طواف کرے گی۔ پھر فرمایا تمہارے اسلام قبول کرنے میں تیسری روک یہ ہوسکتی ہے کہ ہمارے پاس بادشاہت نہیں۔ خدا کی قسم بڑے بڑے محلات مسلمانوں کے لئے فتح کئے جائیں گے۔ اسلام کی شوکت اور فتح کا یہ زمانہ بہت قریب ہے۔ یہ مؤثر تبلیغ سن کر عدی نے اسلام قبول کرلیا۔''

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 ص 226,225 بیروت)

بقیہ صفحہ نمبر 2 آپؑ کی ہی کتب سے دیا گیا۔ آخر پر کہنے لگے کہ میں امام مہدی کی کتب کا بغور مطالعہ کر رہا ہوں۔ جہاں میرے لئے سمجھنا مشکل ہوجاتا ہے وہ باتیں میں نوٹ کر لیتا ہوں۔

مؤرخہ 4 ستمبر بروز ہفتہ خاکسار اور مکرم مازن عکلہ صاحب کو عربوں کے ساتھ تبلیغی میٹنگ کے لئے جرمنی کے شہر Schweinfurt جانے کا موقع ملا۔ وہاں دو زیر تبلیغ سیرین فیملیز سے ملنے کا موقع ملا۔ دونوں فیملیز جماعت کے کافی قریب ہیں اور جماعت کے تقریباً تمام عقائد سے اتفاق کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک دوست جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بیعت کر چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پہچاننے کی توفیق دے۔

اسی دن شام کو Freiburg شہر میں تبلیغی میٹنگ میں شامل ہونے کا موقع ملا. جس میں آٹھ سیرین مہمان کے ساتھ تقریباً دو گھنٹے بات چیت جاری رہی۔ مہمانوں کے مختلف موضوعات پر کئے گئے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان میں سے بعض نے جماعتی عقائد اور جماعتی کتب کا مطالعہ بھی کیا ہوا ہے۔ اور ان کا جماعت سے مستقل رابطہ بھی ہے۔

مؤرخہ 7 ستمبر بروز منگل جماعت Benzheim کی طرف سے تبلیغی میٹنگ منعقد گئی گئی۔ جس میں ڈیڑھ سو سے زائد عرب مہمانوں نے شرکت کی ان میں سے بعض نے جماعتی عقائد میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور دیر تک سوالات و جوابات کا سلسلہ چلتا رہا۔

مؤرخہ 12 ستمبر بروز اتوار Würzburg جانے کا موقع ملا۔ وہاں کی شہر کی انتظامیہ نے صرف جماعت احمدیہ کو پناہ گزینوں سے ملنے کی اجازت دی۔ وہاں کے امیر صاحب کے ساتھ جانے پر انتظامیہ نے ہمارا تعارف کروایا۔ اور تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے ہمیں بات کرنے کا موقع فراہم کیا تمام لوگ مل کر بہت خوش ہوئے بعض کو جب یہ معلوم ہوا کہ ہم احمدی ہیں تو میٹنگ کے بعد ہمیں الگ لے جا کر جماعت کے بارہ میں پوچھتے رہے۔ آخر پر جماعت کی طرف سے بعض ضرورت مندوں کو بستر، کپڑے، جائے نماز و دیگر ضرورت کی اشیاء مہیا کی گئیں۔

مؤرخہ 20 ستمبر بروز اتوار جامعہ احمدیہ جرمنی دیکھنے کے لئے پانچ عرب مہمان تشریف لائے۔ جامعہ کے تعارف کے ساتھ جماعتی تعارف بھی تفصیل سے کروایا گیا تقریباً ایک گھنٹہ جماعتی عقائد پر سوالات کا سلسلہ جاری رہا

اسی طرح Hameln شہر میں دو تبلیغی میٹنگز ہوئیں. جن میں تقریباً تیس سیرین عرب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی عقائد سے کافی متاثر ہیں۔

جماعت ریڈشٹڈ اور کئی اور جگہوں پر جماعت کی طرف سے تقریباً دو سو سے زائد سیرین پناہ گزینوں کو ضرورت کی اشیاء مہیا کی گئیں اور یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روزانہ جاری ہے۔ سیریا سے آنے والے احمدیوں کی بھی بنیادی ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ان سے فوری رابطہ اور قریبی مسجد یا نماز سینٹر تک رسائی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ساٹھ 60 کے قریب سیرین احمدی جرمنی آچکے ہیں۔

مؤرخہ 30 اکتوبر 2015 بروز جمعۃ المبارک جامعہ احمدیہ میں چار سیرین مہمانوں سے تبلیغی میٹنگ ہوئی جس میں جماعت کے عقائد کے بارہ میں بتایا گیا۔ جماعت کے تعارف سے بہت خوش ہوئے خصوصاً جہاد کے بارہ میں جماعت کے خیالات سے بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ اصل جہاد کی یہی تعلیم ہے۔

(مکرم حفیظ اللہ بھروانہ۔ مربی سلسلہ۔ انچارج عربی ڈیسک جماعت جرمنی)